

جدید اردو شاعری اور بین الاقوامیت

ڈاکٹر عرفان پاشا

شعبہ اردو

ایجوکیشن یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس، فیصل آباد

GLOBALIZATION AND URDU POETRY

Irfan Pasha, PhD

Department of Urdu, University of Education,
Faisalabad Campus, Faisalabad

Abstract

Urdu literature is not limited to content and form anymore. Under the influence of Internationalism, Urdu has adopted many words, terms, places and personalities as its subject matter. Its literature also underwent the process of Internationalization along with the society. In this fashion modern Urdu poetry is teemed with such objects which are of global nature. These terms, names and places are coming from the entire world of today. This article deals with the impacts of globalization on Urdu incorporating examples from modern Urdu literature.

Keywords:

منصور آفاق، زاہد منیر عامر، اردو، شاعری، بین الاقوامیت، اسما، اماکن، شخصیات، انٹرنیٹ، لاسکی

دور حاضر میں کسی ملک، معاشرے، قبیلے یا فرد کے لیے یہ ممکن نہیں رہا کہ وہ خود کو باقی دنیا سے الگ تھلگ رکھ سکے۔ نقل و حمل کے جدید ذرائع، معلومات کی فراوانی اور تیز ترین رفتار نے دنیا کے تمام معاشروں اور ان میں بسنے والے انسانوں کو ایک دوسرے کا دست نگر بنا دیا ہے۔ مصنوعی سیاروں سے کنٹرول کی جانے والی لاسکی نشریات، انٹرنیٹ اور مواصلاتی ترسیل کے دیگر ذرائع نے ارضی فاصلے معدوم کر دیے ہیں۔ آج ہر آدمی اپنے گھر بیٹھ کر اپنے کمپیوٹر کی ایک کلک کے ذریعے پوری دنیا سے منسلک رہتا ہے اور اسی لیے اسے گلوبل ویلج یا گلوبل ہٹ بھی کہا جاتا ہے۔ اسی مجازی قربت کی وجہ سے دنیا بھر میں ہونے والے واقعات ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تہذیب کے دوسرے مظاہر کی طرح اردو ادب نے بھی یہ اثر قبول کیا ہے۔ اسی لیے اردو ادب میں دیگر زبانوں کے اشیا و افعال، دنیا کے مختلف خطوں اور ان میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات، اور دنیا کی اہم شخصیتوں کا ذکر بڑے تواتر سے کیا جاتا ہے۔ عالم گیریت کی بڑھتی ہوئی تہذیبی آمیزش نے اس میں مزید اضافہ اور تیز رفتاری پیدا کی ہے جس کی وجہ سے اردو زبان و ادب اب الگ تھلگ جزیرے پر واقع نہیں بلکہ عالمی گاؤں سے مربوط ہے اور اردو ادب سمجھنے کے لیے بھی بین الاقوامی حالات و واقعات سے آگاہی بہت ضروری ہے۔ ذیل میں چند مثالیں پیش کی جا رہی ہیں جن کا مقصد صرف بین الاقوامی اشخاص، واقعات، اشیا و افعال اور ماکن کا اردو ادب سے ارتباط دکھانا ہے۔

اسما: جدید اردو شاعری میں ایسے اسما کی بھرمار نظر آتی ہے جن کا تعلق دیگر ممالک سے ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے نظریات اور اپنے کام کی وجہ سے عالمی برادری کے لیے محترم قرار پائے ہیں اور دنیا بھر میں ان کی عزت اور توقیر کی جاتی ہے۔ ہمارا معاشرہ اور ہمارا ادب بھی عالمی معاشرے اور عالمی ادب سے مربوط ہے جس کی وجہ سے ہمارے شاعروں نے اور بالخصوص جدید شاعروں نے اپنی شاعری میں ایسے اشخاص کا ذکر کیا ہے جو ہماری سرزمین سے نہیں بلکہ دنیا کے کسی اور حصے سے تعلق رکھتے ہیں لیکن کسی نہ کسی سطح پر فکری معنوی یا عملی لحاظ سے ان کی اہمیت مسلم ہے۔ ان شخصیات پر مکمل نظمیں بھی لکھی گئی ہیں، ان کے نام نظمیں اور کتابیں معنون بھی کی گئی ہیں اور ان کا ذکر ضمنی اور جزوی طور پر بھی کیا گیا ہے۔ یہ ان اسما کی مکمل فہرست نہیں لیکن درج ذیل چند مثالوں سے یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اردو ادب اور بالخصوص اردو شاعری کس طرح عالمی لسانی و ادبی دھارے سے مربوط ہے۔

ظفر اقبال:

گڈ بائی جوآن جیکسن وولف

ویل کم شن پیاؤ تانگ شان چے (۱)

احمد حماد:

صدی کی عبقری خیزی نے بھی نہ پیدا کیا
وہ ذہن نیٹشٹسے جس کو کمال مرد کہے (۲)
خورشید رضوی:

میری زندگی اب
انا کے جزیرے میں سلکرک کی زندگی ہے
کوئی لمس، کوئی صدا، کوئی خوشبو، کوئی ذائقہ، کوئی چہرہ
شنا سنا نہیں ہے (جزیرہ) (۳)
شیخ ایاز:

رات کے پردے پر
میں نے ہیمنگوے کی فلم
”کچھ ہونا اور کچھ نہ ہونا“
میں لارین بٹکال اور ہمفری بوگارت دیکھے (۴)

بود لیئر!
تو بچنے میں
لا فورگ کو نہیں
لطف اللہ بدوی کو پڑھ
اور میری طرح
شاعری کر دکھا (۵)

میں نے ”ویسٹ منسٹر ایے“ میں سوچا
جب بیکن اور شیکسپیئر دونوں فنا
ہو چکے ہیں
تو کیا ان کی قبروں پر لگے سنگ لحد کو
اس بات کی پرواہ ہے
کہ شیکسپیئر والے ڈرامے کس نے لکھے تھے (۶)

بین الاقوامی اداروں کے قیام کی وجہ سے ان کے لیڈر بھی ہمارے لیے انجان شخصیات نہیں۔ اس کے علاوہ سیاست، کھیل، شوہر اور دیگر شعبوں سے وابستہ عالمی شخصیات بھی ہمارے روزمرہ میں شامل ہو چکی ہیں۔ ایسی شخصیات کے نام پر مبنی عنوانات والی بھی بہت سے نظمیں اردو میں مل جاتی ہیں جن میں ان شخصیات کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے یا ان کے حوالے سے کوئی تاثر لیا جاتا ہے۔ ایسی چند نظموں کے عنوانات کی ایک مختصر سی فہرست حسب ذیل ہے:

”بہنجمن“ از ذی شان ساحل؛ ای میل اور دوسری نظمیں؛ ص ۵۳

”پابلو نرودا“ از حینت پرمار؛ شعر و حکمت؛ حیدرآباد، انڈیا؛ جولائی ۲۰۱۰ء؛ ص ۶۱۸

”پابلو نرودا کے لیے ایک نظم“ از انیس ناگی؛ بیگانی کی نظمیں؛ ص ۵۸۸

”ترک شاعر ناظم حکمت کے افکار“ از فیض احمد فیض؛ غبارِ ایام؛ ص ۲۶

”جرادہ (صیدون کی شہزادی)“ از زاہد منیر عامر؛ تراکس آنسو میں ۵۷

”چارلی چپلن“ از سید کاشف رضا؛ سویرا؛ لاہور؛ مئی ۲۰۱۲ء؛ ص ۱۷۵

”داعستان کے ملک الشعراء رسول حمزہ کے افکار“ از فیض احمد فیض؛ سروادی سینا؛ ص ۹۳

”ڈیکارٹ سے.....“ حماد؛ س ن؛ ترے خیال کا چاند؛ لاہور؛ جہانگیر بکس؛ ص ۴۸

”رچرڈ گبرئیل سے ایک مختصر مکالمہ“ حماد؛ س ن؛ ترے خیال کا چاند؛ لاہور؛ جہانگیر بکس؛ ص ۶۲

”سوچنے دو (آندرے وزیسن سکی کے نام) از فیض احمد فیض؛ سروادی سینا؛ ص ۴۷

”سوچی کیا چاہتی ہے؟“ از ذی شان ساحل؛ ای میل اور دوسری نظمیں؛ ص ۶۹

”محبت کی دیوی وینس سے ایک سوال“ حماد؛ س ن؛ ترے خیال کا چاند؛ لاہور؛ جہانگیر بکس؛ ص ۴۰

”نیلسن منڈیلا۔۔۔ آزادی تیرا نام“ از کشور ناہید؛ خیالی شخص سے مقابلہ؛ ص ۸۸

”یاسر عرفات کے لیے ایک نظم“ از پروین شاکر؛ انکار؛ ص ۱۶۶

اماکن: جب دنیا گلوبل ولج بن گئی ہے تو جغرافیائی حد بندیاں کم از کم ثقافتی اور تہذیبی سطح پر معدوم ہو گئی ہیں۔ فاصلے سمٹ جانے سے بین الاقوامی تناظر میں اماکن کی سطح پر ارتباط بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے ہمارے مقامات اور لوگوں کا تعلق دیگر مقامات اور لوگوں سے استوار ہو گیا ہے۔ بین الاقوامی سفر کی شرح اب بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اردو کے بہت سے شاعر ادیب دنیا بھر کے دیگر ممالک میں مقیم ہیں۔ ان وجوہات کی بنیاد پر ان کی شاعری میں ان اماکن کا درآنا فطری اور حقیقی ہے جن کا تعلق کلاسیکی معانی میں اردو دنیا سے نہیں بنتا۔ یہی وجہ ہے کہ اب اردو ادب اور شاعری میں شاید ہی کوئی ایسا ملک یا مقام ہوگا جس کا تذکرہ نہ ملتا ہو۔ مسلمان تو مسلم امہ کے نظریے کے تحت بھی خود کو ساری اسلامی دنیا کا باشندہ سمجھتے تھے (یعنی ہر ملک ملک

ماست کہ ملک خدائے ماست) لیکن اب جدید عالم گیر تناظر میں ہر آدمی بین الاقوامی شہری یا انٹرنیشنل سٹیژن (International Citizen) بن گیا ہے لہذا جغرافیائی فرق اب زیادہ معنی نہیں رکھتا۔
خورشید رضوی:

مرا ذرہ ذرہ جاگتا ہے
بغداد ہوں میں، سرہند ہوں میں (۷)

محمد اظہار الحق:

تیرے فیضان سے باقی ہیں اقلیمیں ہماری
سلامت بصرہ و بغداد تیرے نام سے ہیں (۸)
اسی مٹی سے زیتون کے باغ اگائیں گے
یہی غرناطہ، یہی سسلی ہے جیسی بھی ہے (۹)
جو خائف تھے غزل میں ذکر بغداد و بخارا سے
وہ خوش ہوں میں نے اب ذکر لب و رخسار کر ڈالا (۱۰)
نقشے پہ جھکے ہوئے ہیں اظہار
رے اور ختن کو ڈھونڈتے ہیں (۱۱)

ظفر اقبال

دھوم مچاتے گزرے ہیں
بوسنیا میں سے ہنومان
بیت المقدس کے اندر
کیسے گھسے ہوئے ہنومان
دھاک بٹھائے بیٹھے ہیں
کالوں پر گورے ہنومان (۱۲)

منصور آفاق

بندوق کے دستے پہ تحریر تھا امریکا
میں قتل کا بھائی کو الزام نہیں دیتا (۱۳)

سید ضمیر جعفری

میتھی سے وہ اٹا ہوا گل دان دیکھیے
جیسے گھسا ہو روس میں جاپان دیکھیے (۱۴)

احمد حماد:

جکار تہ سے رباط کے گرم ساحلوں تک
حیات ہم پر گوانتنا نامونی ہوئی ہے (گوانتنا موبے کے قیدی کی آواز) (۱۵)
تبسم کاشمیری:

..... دیوار کے ساتھ سٹیر یوڈیک اور وی سی آر
اور الماری میں لاس ویگاس کی عریاں فلمیں (مسٹر جی ایس شاہ اور اس کی قبر) (۱۶)
تبسم کاشمیری:

دیکھو یہ ایتھیوپیہ ہے
یہ انسانی روحوں کا ملبہ ہے
یہ انسانی روحوں کا کوڑا ہے (ایفریقا ایفریقا) (۱۷)
تبسم کاشمیری:

جشن کی صبح ہے
ایفریقا کے سرخ لہو کے جشن کی صبح ہے (مولائس کے خون کی صبح ہے) (۱۸)
تبسم کاشمیری:

آج ہیروشیما کے آسمانوں پر رومیں چن رہی ہیں
”نومور ہیروشیما“
”نومور ہیروشیما“
”نومور ہیروشیما“ (۱۹)

عالمی اماکن پر مبنی عنوانات والی بھی بہت سی نظمیں اردو میں مل جاتی ہیں جن میں ان مقامات کی
سیاسی یا تاریخی اہمیت کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ ایسی چند نظموں کے عنوانات کی ایک مختصر فہرست حسب ذیل ہے:

”الجزائر کے ساحلوں پر“ از انیس ناگی؛ بیگانگی کی نظمیں؛ ص ۱۳۷

”الجزائر میں آخری دن“ از انیس ناگی؛ بیگانگی کی نظمیں؛ ص ۶۲

”ایک ترانہ مجاہدین فلسطین کے لیے“ از فیض احمد فیض؛ غبار ایام؛ ص ۱۲

”ایک نغمہ کربلائے بیروت کے لیے“ از فیض احمد فیض؛ غبار ایام؛ ص ۱۰

”پیکنگ“ از فیض احمد فیض؛ دست تہ سنگ؛ ص ۲۶

”سنکیانگ“ از فیض احمد فیض؛ دست تہ سنگ؛ ص ۲۷

”جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے طلباء کے لیے“ از ذی شان ساحل؛ ای میل اور دوسری نظمیں؛ ص ۸۲

اشیا و افعال: عالم گیر لین دین، تجارت، معیشت، سائنس و ٹیکنالوجی اور مواصلاتی ترسیل کی سہولت اور بین الاقوامی ادغام کے نتیجے میں اردو زبان نے دیگر زبانوں کے اشیا و افعال بھی اپنائے ہیں۔ اشیا کے نام اپنانا ہماری مجبوری ہے کیوں کہ زیادہ تر چیزیں باہر کے ملکوں میں بنتی ہیں اور ہم انہیں صرف استعمال کرتے ہیں لہذا وہ جو بھی ان کا نام رکھتے ہیں ہمیں صارف کی حیثیت سے اُسے قبول کرنا پڑتا ہے۔ اشیا کے مقامی نام رکھنے یا ان ناموں کو مورد کرنے کا رجحان بھی کم ہے، دوسرے ان اشیا کے جو بین الاقوامی طور پر استعمال کی جاتی ہیں اگر نام تبدیل کیے جائیں تو عالمی تناظر میں ان کی تفہیم مشکل ہو جاتی ہے۔ اس لیے زیادہ تر باہر سے آنے والی اشیا، آلات اور کھانوں وغیرہ کے وہی نام برقرار رہ جاتے ہیں جو ان کے اپنے اصلی ملک یا علاقے میں لیے جاتے ہیں۔ اردو میں الفاظ کے ساتھ ساتھ افعال بھی دیگر زبانوں سے ورود کر چکے ہیں ان میں سے کچھ ترجمہ کر کے اور کچھ جوں کے توں اردو کے ساتھ ملا کر مرکب صورت میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اردو شاعری میں سب سے پہلے انگریزی زبان کے الفاظ استعمال کرنے کا تجربہ اکبر الہ آبادی نے کیا۔ حالی کے ہاں بھی بعض الفاظ کا استعمال مل جاتا ہے۔ لیکن ہمارے دور میں تو یہ اثر بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اب ان اشیا و افعال کی اردو شاعری میں موجودگی اور استعمال کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

ظفر اقبال

کس نے سکھلائے یہ داؤ
کس کالج کے پڑھے ہوئے (۲۰)
ہنو مان کو دیجئے
پتا کسی بک شاپ کا (۲۱)
ہنومان اصلی ہوں گے
ہم کو تو لگتے ہیں فیک
بیڑی سے آغاز کیا
اب پیتے ہیں گولڈ فلیک
آپ جدھر سے بھی دیکھیں
ہنومان ہیں موزیک (۲۲)
بیٹھ کے چوٹی پر
کیجئے ٹیبل ٹاک

ایک بندریا سے
 ہو گئے انٹِـر لاک (۲۳)
 میں ان شیریں لبوں کو دیکھ کر مچلا ہوں برحق
 چلو، ضد ہی سہی، بچہ ہوں ٹافی چاہتا ہوں (۲۴)
 منیر نیازی:

تھکے لوگوں کو مجبوری میں چلتے دیکھ لیتا ہوں
 میں بس کی کھڑکیوں سے یہ تماشے دیکھ لیتا ہوں (۲۵)
 سید ضمیر جعفری:

”اسٹور“ اس طرف تو ”کچن“ دوسری طرف
 ”بلب“ اس طرف ٹنگے ہیں ”بٹن“ دوسری طرف (۲۶)
 ہم ’نیوٹرل‘ ہیں خارجہ حکمت کے باب میں
 ”نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں“ (۲۷)
 لطف اس مشاعرے میں ملا کاک ٹیل
 جتنا کا رس بھی آن ملا ہے چناب میں (۲۸)
 طارق ہاشمی:

رکھا ہوا تھا گھومتا گلوب سامنے
 جہاں جہاں پہ شہر تھا ، غزال ڈر گئے (۲۹)
 جانے کس دریچے میں عکس یار تھا محفوظ
 ہاتھ رکھ کے بیٹھا ہوں حافظے کے mouse پر (۳۰)
 افتخار نسیم:

اس قدر چھایا ہے وہ میرے رگ و پے پر نسیم
 کرنا چاہا اور نمبر اس کا ڈائل ہو گیا (۳۱)
 منصور آفاق:

دل میں چونا پھری قبروں کے امج ہیں منصور
 کیسے میں زندہ و شاداب دکھائی دیتا (۳۲)

کس نے بنایا وقت کا پہلا کلوز شارٹ
آنکھوں کے کیمرے کے فسوں کا روم سے (۳۳)
گلتا ہے تو بھی پارک میں موجود ہے کہیں
مہکی ہوئی ہے شام ترے پرفیوم سے (۳۴)
میں چاہتا ہوں تیرے ستارے پہ ایک شام
ای میل اور بھیج نہ شہر نجوم سے (۳۵)

اسی طرح اردو نظموں میں بھی انگریزی اور دیگر زبانوں کے الفاظ بڑی تعداد میں شامل ہیں۔ ان میں زیادہ تر تعداد ان الفاظ اور اصطلاحات کی ہے جن کا تعلق ایسی اشیا اور مظاہر سے ہے جو دیگر ملکوں اور معاشروں سے ہمارے ہاں ورود کر آئے ہیں۔ ان کا جب اردو نظموں میں ذکر کیا جاتا ہے تو ان سے متعلق الفاظ بھی شاعری میں جگہ پا جاتے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ کیجیے:

جینت پر مار:

ماس میڈیا نے مظلوم کی چیخ کو
شور و غل کر کے دفن دیا قبر میں (پابلونروا) (۳۶)
تبسم کا شمیری:

پونے آٹھ بجے ٹائلٹ، آٹھ بجے ناشتہ،.....
اور ساڑھے آٹھ بجے گھر سے باہر (مسٹر جی ایس شاہ اور اس کی قبر) (۳۷)

جس کے نیچے ایکرائیڈ لیک کا کمبل ہے اور کمبل تلے فوم بیڈ
..... دیوار کے ساتھ سٹیریو ڈیک اور وی سی آر
اور الماری میں لاس ویگاس کی عریاں فلمیں (مسٹر جی ایس شاہ اور اس کی قبر) (۳۸)

ہم رہتے ہیں ایک کیپسول میں
ایک بہت بڑے کیپسول میں (کیپسول لائف) (۳۹)

ان کے ہاتھوں میں تھیں کئی ہزار دنوں کی فائلیں
جن میں درج تھے فاقوں کے شیڈول

اور بچیس برسوں میں ملنے والی پروٹین کی قلیل مقدار (وقت کا ابوالہول) (۴۰)
ایک چھوٹے ٹرک میں سپیکر پر چلتی ہوئی ٹیپ (ایک جاپانی گلی کا منظر) (۴۱)

سینمنٹ اور کنکریٹ کا لامتناہی بوجھ
لوہے اور فولاد پر اذیت وزن
اور جو ہری دھماکوں کی راکھ کا ڈھیر (اس صدی کی سگوار ہوا) (۴۲)

احمد حماد:

کبھی جب چیٹ کے دوران میں
تیرے کسی بے ساختہ فقرے پہ ہونٹوں کی زمینوں پر
ہنسی کے پھول کھلتے ہیں (Web Cam..... اور ادھوری ملاقات) (۴۳)

بڑا دل چاہتا تھا تیرے پاس اک کیمرہ ہوتا
تو تیری قوس و قزح سی ہنسی کو اپنی ونڈو کی فضا میں
رنگ بھرتے دیکھ سکتا
اور اب یہ ہے کہ تیرے پاس ہے ویب کیمرہ
اور میں تیرا بارش میں دھلے پھولوں سا چہرہ دیکھ سکتا ہوں (۴۴)

تمہارے قرب میں تو کیبکٹس سے
پھول جھڑتے ہیں (تمہیں کیسے کہوں) (۴۵)

رفیق سندیلوی

بالائی تہوں پر بہتا ہے
ازلوں سے پیرافین (اک مانع آتش گیر) (۴۶)

خشک ڈنھل

اور پولی تھین کے مردہ لفافوں کو چباتا (وہی مخدوش حالت) (۴۷)

اسی لمحے

بچے کو رکھا گیا

انکیوبیٹر میں (پروں کے تلے) (۴۸)

میں بدن کے بے نمواندھے کنویں سے
تین بائی پانچ فٹ کی
قبر جیسی کھاٹ سے نکلا (قبر جیسی کھاٹ میں) (۴۹)

مگر مجھ نے مجھے نگلا ہوا ہے
اک جنین ناتواں ہوں (مگر مجھ نے مجھے نگلا ہوا ہے) (۵۰)

ناک کے نتھنے میں
نلکی آکسیجن کی لگی ہے
گوشہ لب رال سے لٹھڑا ہے (برادہ اڑ رہا ہے) (۵۱)
طارق ہاشمی:

نوسیاروں سے کچھ آگے
دل اک دسواں سیارہ ہے (۵۲)

زاہد منیر عامر:

لیجے میں تو چلا..... ایک ضروری میٹنگ
گفتگو جاری رہے گی اپنی (گفتگو ہے کہ کئی دور) (۵۳)

جیون کی ندیا کے کنارے
ہبائے ہیلو تک آسمنے (پگھلتا جیون) (۵۴)

دنیا اک بلڈوزر ہے
جو روز کچل دیتا ہے مجھے (۔۔۔ لیکن خواب نہیں مرتے) (۵۵)

واقعات: عالمی سطح پر ہونے والے واقعات اب صرف اپنے علاقوں یا ملکوں کو ہی متاثر نہیں کرتے اور نہ ہی
صرف اپنے علاقوں تک محدود رہتے ہیں بلکہ ان کا اثر بہت دور دور تک محسوس کیا جاتا ہے۔ اس کی سب سے
بڑی مثال نائن ایون کا واقعہ ہے جس نے ساری دنیا پر اپنے اثرات مرتب کیے ہیں۔ اس کی طرح جنگیں،

تجارتی اور دفاعی معاہدے، نسلی فسادات، دریافتیں ایجادات، نظریات، تاج پوشی، معزولی، انتخابات، سزائیں اور دیگر ایسے بہت سے واقعات ہیں جن کا تعلق عالمی معاشرے سے ہے اور ایسا کوئی ایک واقعہ بعض اوقات عالمی دھارے کا رخ موڑ دیتا ہے اور بعض اوقات اس سے اس کرہ ارض کا ایک بہت بڑا حصہ اثر پذیر ہوتا ہے اس لیے عالمی اہمیت کے واقعات آج کل پہلے کی نسبت زیادہ اہمیت اختیار کر گئے ہیں۔ ہمارے شاعر و ادیب بھی ان کی اہمیت سے واقف ہیں اور اردو زبان کے ادب کا قاری بھی ان واقعات میں دل چسپی محسوس کرتا ہے۔ اس لیے اردو شعرا نے اپنی شاعری میں عالمی واقعات کو بھی پیش کیا ہے۔
محمود شام:

تم تو کہتے تھے کہ اب رقص بھل ختم ہوا
وحشتیں اب نہ کسی گھر میں کبھی اتریں گی (سرد جنگ کے خاتمے پر) (محمود شام) (۵۶)

کشور ناہید

صفا اور مروا کی سرزمین
تیل اور ڈالر کے خود ساختہ خداؤں کو بتادے
کہ تیرے بدویٹے
نجف و کربلا کی گلیوں میں رہنے والوں کے
دودھ شریک بھائی ہیں (سکڈ میزائل کی تربت پر) (۵۷)
ڈاکٹر وزیر آغا:

خود اپنے تن کی گرمی سے پگھلنا
موم ہو جانا
عنانا کا خود اپنی کوکھ کے اندر اتر جانا
سفیدی اور سیاہی کا چمکنا
ایک ہو جانا (چرنوبل) (۵۸)

عدنان محسن:

گھبرا گئے ہیں
جنہوں نے تجھے اپنے ناپاک قدموں تلے
روندنے کا ارادہ کیا تھا
ملا لہ! تو ارض وطن کا اجالا

ملالہ ترے غم کے روبرو

سرنگوں ہے ہمالہ (ملالہ تجھے کامیابی مبارک) (۵۹)

بین الاقوامی اشیاء، اماکن، شخصیات، افعال اور واقعات کی یہ پیش کش اردو ادب اور بالخصوص شاعر کے لیے ایک بالکل نیا تجربہ ہے اور اس کی مثال اردو کی کلاسیکی شاعری میں شاذ و نادر ہی ملے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کلاسیکی شاعری کی تخلیق کے قدیم زمانے میں باہمی ارتباط اس قدر نہ تھا۔ بین الاقوامیت کے مظہر نے معاشروں میں ربط بڑھانے کے ساتھ ساتھ مختلف زبانوں کے ادب کو بھی متاثر کیا ہے اور اسی کے ماتحت جدید اردو شاعری بین الاقوامی عناصر سے بھری پڑی ہے۔ مستقبل میں جیسے جیسے یہ بین الاقوامی اثرات ہمارے معاشرے میں مزید سرایت کریں گے ویسے ویسے ادب میں بھی ان کا اظہار فزوں تر ہوتا چلا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

حوالے

- (۱) ظفر اقبال، رطب و یابس، لاہور، جنگ پبلشرز، ۱۹۹۱ء، ص ۲۲۲
- (۲) حماد، ترے خیال کا چاند، لاہور، جہانگیر بکس، س ن، ص ۶۱
- (۳) خورشید رضوی، امکان، لاہور، الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۰۴ء، ص ۵۳
- (۴) قاضی مقصود گل (مترجم)، امے آہو چشم کدھر، (شاعر: شیخ ایاز)، کراچی، سندھیکا اکیڈمی، ۲۰۱۰ء، ص ۱۱۶
- (۵) قاضی مقصود گل (مترجم)، امے آہو چشم کدھر، (شاعر: شیخ ایاز)، کراچی، سندھیکا اکیڈمی، ۲۰۱۰ء، ص ۱۷۳
- (۶) ایضاً، ص ۱۴۹
- (۷) خورشید رضوی، امکان، لاہور، الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۰۴ء، ص ۶۰
- (۸) محمد اظہار الحق، پانی پہ بچھا تخت، کراچی، مکتبہ دانیال، ۲۰۰۳ء، ص ۲۱
- (۹) ایضاً، ص ۳۶ (۱۰) ایضاً، ص ۳۸ (۱۱) ایضاً، ص ۴۶
- (۱۲) ظفر اقبال، اب تک، جلد دوم، لاہور، ملٹی میڈیا افیئرز، ۲۰۰۵ء، ص ۱۰۳۱
- (۱۳) منصور آفاق، نیند کی نوٹ بک، لاہور، اساطیر، ۲۰۰۴ء، ص ۱۰۰
- (۱۴) سید ضمیر جعفری، نشاط تماشا، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۳ء، ص ۶۵
- (۱۵) حماد، ترے خیال کا چاند، لاہور، جہانگیر بکس، س ن، ص ۱۱۲
- (۱۶) تبسم کامیری، پرندے پھول تالاب، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۶ء، ص ۵۰۴-۵۰۵
- (۱۷) ایضاً، ص ۵۱۸ (۱۸) ایضاً، ص ۵۲۸ (۱۹) ایضاً، ص ۵۴۹
- (۲۰) ظفر اقبال، اب تک، جلد دوم، لاہور، ملٹی میڈیا افیئرز، ۲۰۰۵ء، ص ۱۰۴۴
- (۲۱) ایضاً، ص ۱۰۴۷ (۲۲) ایضاً، ص ۱۱۱۸ (۲۳) ایضاً، ص ۱۰۴۳

- (۲۴) ایضاً، ص ۹۴۴
- (۲۵) منیر نیازی، ایک اور دریا کا سامنا، اسلام آباد، دوست پبلی کیشنز، ۲۰۰۸ء، ص ۳۸۰
- (۲۶) سید ضمیر جعفری، نشاط تماشا، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۳ء، ص ۱۲۱
- (۲۷) ایضاً، ص ۵۴۹ (۲۸) ایضاً، ص ۵۵۰
- (۲۹) طارق ہاشمی، دستک دیا دل، فیصل آباد، مثال پبلشرز، ۲۰۱۰ء، ص ۱۲۶
- (۳۰) ایضاً، ص ۷۲
- (۳۱) افتخار نسیم، آبدوز، لاہور، اینڈی پبلشرز، ۲۰۰۳ء، ص ۱۸۵
- (۳۲) منصور آفاق، ننید کی نوٹ بک، لاہور، اساطیر، ۲۰۰۴ء، ص ۱۰۴
- (۳۳) ایضاً، ص ۱۰۵ (۳۴) ایضاً، ص ۱۰۵ (۳۵) ایضاً، ص ۱۰۵
- (۳۶) جنیت پرمار، مشمولہ شعر و حکمت، حیدر آباد، انڈیا، جولائی، ۲۰۱۰ء، ص ۶۱۸
- (۳۷) تبسم کاشیری، پرندے پھول تالاب، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۶ء، ص ۵۰۵
- (۳۸) ایضاً، ص ۵۰۵-۵۰۵ (۳۹) ایضاً، ص ۵۰۱ (۴۰) ایضاً، ص ۶۲۱
- (۴۱) ایضاً، ص ۶۱۱ (۴۲) ایضاً، ص ۵۸۰
- (۴۳) حماد، ترے خیال کا چاند، لاہور، جہانگیر بکس، ص ۱۲۹
- (۴۴) ایضاً، ص ۱۳۰ (۴۵) ایضاً، ص ۱۱۵
- (۴۶) رفیق سندیلوی، غار میں بیٹھا شخص، لاہور، کاغذی پیر، ۲۰۰۷ء، ص ۱۵۷
- (۴۷) ایضاً، ص ۱۳۷ (۴۸) ایضاً، ص ۸۳ (۴۹) ایضاً، ص ۶۹
- (۵۰) ایضاً، ص ۶۳ (۵۱) ایضاً، ص ۵۱
- (۵۲) طارق ہاشمی، دستک دیدل، فیصل آباد، مثال پبلشرز، ۲۰۱۰ء، ص ۱۱۶
- (۵۳) زاہد منیر عامر، نظم مجھ سے کلام کرتی ہے، لاہور، تناظر مطبوعات، ۲۰۰۷ء، ص ۱۲۰
- (۵۴) زاہد منیر عامر، ۲۰۰۷ء، نظم مجھ سے کلام کرتی ہے، لاہور، تناظر مطبوعات، ۲۰۰۷ء، ص ۱۰۴
- (۵۵) ایضاً، ص ۴۷
- (۵۶) ناصر زیدی (مرتب)، پاکستانی ادب ۲۰۰۰ء، اسلام آباد، اکادمی ادبیات، ۲۰۰۱ء، ص ۶۱
- (۵۷) کشور ناہید، خیالی شخص سے مقابلہ، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۲ء، ص ۷
- (۵۸) فیصل ہاشمی (مرتب)، مگر ہم عمر بھر پیدل چلے ہیں، (شاعر: ڈاکٹر وزیر آغا)، لاہور، کاغذی پیر، ۲۰۰۷ء، ص ۱۱۹
- (۵۹) عدنان محسن، راوی، جی سی یونیورسٹی، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۲۲۰

